ایک مطالعہ، ایک تاثر

از ریٹائرڈ میجر امیر افضل خان صاحب

قادیان سے اسرائیل تک

سازشیں ہی سازشیں

جناب صدیق اکبرؓ کی حکمت عملی پہ مضمون شائع کرنے کا شکریہ!

حسب وعدہ ماہ رمضان کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فوجی زندگی کا جائزہ پیش کرنا تھا۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اب پوری قوم قادیانی سازش کے قلع قمع پر لگ جائے۔ اس لئے راقم کے سامنے اس بھیانک سازش سے چند پردے اٹھے ہیں۔ ان سے آپ کے ذریعہ سے قوم کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔

مجھے بریگیڈیر تفضل صاحب کے ذریعہ سے آپ کی کتاب "قادیان سے اسرائیل تک" ملی۔ اور میں نے نہ صرف اس کو خود مطالعہ کیا بلکہ کئی اور صاحب ایمان لوگوں کو بھی پڑھنے کے لئے دی۔ یہ کتاب لکھ کر آپ اور آپ کے دارالعلوم کے سب لوگوں نے اپنی آخرت کے لئے اپنے نیکیوں والے پلڑے کو بھاری کر دیا۔ اس پہ لاکھ لاکھ مبارک۔ بے شک راقم اور میرے کئی کرم فرما، ان باتوں میں سے اکثر کو جانتے تھے۔ اور شک تو پہلے بھی کوئی نہ تھا۔ لیکن اس سازش کی کڑیوں کو ملانے کا جو کام آپ نے کر دکھایا ہے۔ یہ ایک عظیم قومی خدمت ہے۔

یہ کتاب آپ پر اثرات چھوڑتی ہے اور مجھ پر اس کتاب کے جو اثرات ہوئے ان پر ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ لیکن یہاں پر یہ گناہ گار صرف چند واقعات کا ذکر کرے گا۔ کہ اس کتاب نے میری کئی الجھنوں کو ختم کر دیا۔ اور مجھے کئی باتوں کے جواب مل گئے۔ کیونکہ یہ باتیں ایسی ہیں جن کا آپ نے براہ راست اپنی کتاب میں ذکر نہیں کیا۔ اور اس کتاب کے پڑھنے سے میرے دل میں جو روشنی پیدا ہوئی۔ اس کی مدد سے مجھے جواب مل گئے یا راز کھل گئے تو ان میں چند کا ذکر حسب ذیل ہے:-

میں تحریک پاکستان کا آدمی ہوں۔ اور میں نے مسلم لیگ میں نہ صرف کھل کر حصہ لیا بلکہ اپنی فوجی زندگی میں برٹش انڈین آرمی کے مسلمان فوجیوں تک پاکستان کا پیغام پہنچایا۔ اور اس کے ثبوت موجود ہیں۔ بلکہ اپنے علاقہ میں خضر حیات ٹوانہ اور اس کے حواریوں سے ٹکر لی۔ اس لئے مجھ پر یہ الزام نہیں لگ سکتا کہ میں مسلم لیگی حضرات میں سے کچھ کو برا بھلا کیوں کہہ رہا ہوں۔ لیکن سوالات اور الجھنیں مندرجہ ذیل ہیں:-

۸

۱۔ مسلم لیگ میں کافی زیادہ قادیانی۔ بے دین لوگ۔ ٹوڈی۔ ابن الوقت یا بے اصول لوگ بھی تھے۔ گو اس وقت ہم خیالی کی وجہ سے ان لوگوں کو "اپنا" سمجھتے تھے۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد ان لوگوں نے پاکستان میں اسلام کو نافذ ہونے دیا۔ اور پاکستان میں قیادت ہمیشہ سے بے دین لوگوں کے ہاتھ رہی۔ اب پہلی دفعہ سربراہ ملک دین اسلام کا نام لے رہا ہے۔

۲۔ تحریک پاکستان کے وقت کافی زیادہ مذہبی لوگ اور مذہبی جماعتیں مثلاً احرار۔ خاکسار۔ جمعیت علمائے ہند اور جماعت اسلامی وغیرہ مسلم لیگ سے الگ رہیں۔ کیا یہ سب غدار تھے؟ نہیں ہرگز نہیں معلوم ہوتا ہے انگریز کی کسی سازش کے تحت ان لوگوں کو مسلم لیگ سے دور رکھا گیا وغیرہ۔ یا ان لوگوں کو امید نہ تھی کہ لیاقت علی اور دولتانہ قسم کے لوگ کوئی اسلامی ملک بنالیں گے یا چلا سکیں گے۔ اور یہ بات پوری بھی ہوئی۔

۳۔ قادیان کو کیوں نہ پاکستان میں شامل کیا گیا۔ لیکن قادیانیوں کو پاکستان میں مراعات دی گئیں اور وہ پاکستان پر آکر چھا گئے۔

۴۔ جس دن ۱۹۴۷ء میں سرحد کے مجاہدین نے مظفر آباد والے راستے سری نگر وغیرہ کی طرف حملہ کیا۔ اسی دن پنجاب کے مجاہدین نے سیالکوٹ کے محاذ سے جموں وغیرہ کی طرف حملہ کرنا تھا۔ اس حملہ کو کیوں روک دیا گیا اور سیالکوٹ کے قادیانی ڈپٹی کمشنر ایم ایم احمد (غلام احمد کذاب کا پوتا) نے اس سلسلہ میں کیا کیا رکاوٹیں پیدا کیں۔

۵۔ انگریز کمانڈر انچیف نے قائد اعظم کا وہ حکم کیوں نہ مانا کہ جموں کٹھوعہ سڑک کاٹ دی جائے اور بھارتی فوج کو کشمیر نہ آنے دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو قادیان کا علاقہ میدان جنگ بن جاتا — اور سازش یہ ہے کہ قادیان کو تب پاکستان میں شامل کیا جائے جب چھوٹا سا "قادیانی پاکستان" باقی رہ جائے۔

۶۔ کیا اسی سازش کے تحت پاکستان بننے کے بعد سیالکوٹ میں ایسے انگریز پرست افسر تعینات کئے گئے جنہوں نے سیالکوٹ سے مجاہدین کو جموں۔ کٹھوعہ سڑک کی طرف نہ جانے دیا۔ کہ قادیان کو کوئی خطرہ نہ بنے؟

۷۔ کیا ستمبر ۱۹۶۵ء یا دسمبر ۱۹۷۱ء میں بھی کسی سازش کے تحت سیالکوٹ سے کوئی جارحانہ کارروائی نہ کی گئی کہ قادیان میدان جنگ نہ بن جائے۔ اور دونوں جنگوں میں اپنے بڑے علاقے بھارت کے حوالے کر دیے گئے اور اپنے لوگ بے گھر ہو گئے۔

۸۔ یہ سازش جاری ہے۔ اور گو آپ نے اپنی کتاب میں سیدھے طور پر اس کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن اپریل کے ماہنامہ الحق میں زخمی سانپ کا ذکر کرکے قوم کو تنبیہ کی ہے اور اصلی سازش بھی یہی ہے کہ اب قادیانی "چھپ" گئے ہیں یعنی ان میں سے اکثر تو پچھلے پچاس سالوں سے مسلمانوں کا روپ دھارے ہوئے ہیں۔ اور ربوہ میں ایک الگ رجسٹر میں ان کے نام ہوتے ہیں بلکہ ایسے بے دین لوگوں کے نام بھی ہوتے ہیں جو قادیانی کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ خاص کر وہ لوگ جو اپنی بہن یا بیٹی کا رشتہ کسی پکے قادیانی یا چھپے ہوئے قادیانی کو

دیتے ہیں۔ وہ زیادہ خطرناک ہیں۔ اور کوشش یہ ہو رہی ہے کہ ایسے چھپے ہوئے قادیانی حکومت کے شجرہ ونسب میں اوپر آجائیں اور ایک دن حکومت پاکستان پران کا قبضہ ہوجائے۔

۹ - یہ پاکستان خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو۔ اور صرف پنجاب تک ہی محدود رہو۔ یا سندھ کا کچھ علاقہ اس میں شامل ہو۔ بہرحال اسی سازش کے تحت مشرقی پاکستان کو الگ کیا گیا۔ کہ ڈھاکہ کی آخری کانفرنس میں جنرل یحییٰ کا مشیر خاص ایم ایم احمد تھا۔ اسی سازش کے تحت پختونستان - سندھو دیش۔ اور بلوچ قومیت کے نعرے لگتے ہیں۔ اور ایسی ہی سازشوں کے تحت ہم فرقہ وارانہ جھگڑوں میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ آج جب ہم ختم نبوت کے سلسلہ میں متحد ہوئے ہیں تو بریلوی اور دیوبندی گروہ بندی کے تحت قوم کو بانٹا جا رہا ہے۔

۱۰ - لطف کی بات یہ ہے کہ بعض دفعہ اَن جانے ہم ان سازشیوں کے ہاتھوں میں کھیلتے رہتے ہیں اور کسی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اب بات سیدھی ہے کہ انگریز یعنی برٹش خفیہ سروس، قادیانی اور پاکستان کے بے دین یا بے اصول آدمی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ اور ان میں کچھ اقدار مشترک ہیں۔ راقم اس سلسلہ میں ۱۹۶۹ء میں نوائے وقت میں مضمونوں کا ایک سلسلہ شائع کروا چکا ہے۔ کہ لیاقت علی - ظفر اللہ۔ سکندر مرزا اور انگریز جنرل کا تھورن پاکستان بننے کے بعد کسی طرح پاکستان کے کرتا دھرتا بن کر انگریزوں کے ہاتھوں میں کھیلتے رہے۔ اور پاکستان کو مضبوط نہ ہونے دیا۔ یعنی پاکستان کو لنگڑا ہی رکھا۔ ہاں البتہ برٹش خفیہ سروس کی جگہ ۱۹۵۶ء سے سی آئی اے (C I A) نے لی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہی انگریز میجر جنرل کا تھورن جو بعد میں آسٹریلیا کا ہائی کمشنر بن کر پاکستان آیا اور زیادہ وقت سکندر مرزا اور امریکن سفارت کے ساتھ گذارتا تھا۔ سکندر مرزا کو پاکستان چھوڑنے سے پہلے جس واحد آدمی کے ساتھ ملنے کی اجازت دی گئی وہ جنرل کا تھورن تھا۔

اب بجائے اس کے کہ میں اپنے تمام سوالات یا الجھنیں جو لکھی ہیں ان کا تفصیل سے جواب دوں اور واقعاتی جائزے پیش کروں۔ تو یہ بہتر ہوگا کہ پہلے یہ کلیہ حل کر لیا جائے کہ اگر پاکستان بننے کے بعد انگریز یا دوسرے اس کے واقعات میں اتنی دلچسپی لے رہے ہیں تو کیا تحریک پاکستان میں انہوں نے اپنا "حصہ" پوری طرح نہ لیا ہوگا۔ میں تو یہاں تک جاؤں گا کہ انگریز نے ہر سیاسی جماعت میں اپنے تنخواہ دار چھوڑے ہوئے تھے جنہوں نے مسلمانوں کو متحد نہ ہونے دیا۔ اور ہمیں لنگڑا پاکستان ملا۔ اور یہی انگریز کی خواہش تھی کہ لنگڑا اور کمزور پاکستان اپنے معاملات میں الجھا رہے گا۔ اور آہستہ آہستہ قادیانی اوپر آجائیں گے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ایسی انگریز پرست - ٹوڈی - ابن الوقت اور بے دین لوگ باقی سیاسی جماعتوں کی نسبت مسلم لیگ میں زیادہ تھے۔ اور میرے اپنے ایک بزرگ میاں رکن الدین مرحوم جو انگریزوں

کے دشمن تھے اور تحریکِ خلافت میں قید بھی ہوئے لیکن وہ مسلم لیگ میں شامل نہ ہوتے تھے۔ اور ان کے بیٹے میاں نذیر عالم مرحوم میری کوششوں سے بڑی مشکل سے ۱۹۴۴ء میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور خضر حیات ٹوانہ کو مسلم لیگ سے نکال دیا گیا تو انہوں نے کہا۔ کہ "اب کچھ مسلم لیگ پاک ہوئی ہے۔ ورنہ یہ ٹوڈی لوگوں کی جماعت ہے اور اس سے کوئی امید وابستہ رکھنا صحیح نہ ہوگا"

انگریز از خود یہ نہ چاہتا تھا کہ مذہبی لوگ مسلم لیگ میں آئیں۔ اور ہمارے مذہبی لوگ یا مذہبی جماعتیں جو مسلم لیگ سے دور رہیں تو اس میں انگریز کا بھی کچھ ہاتھ تھا۔ وہ چاہتا تھا پاکستان کی باگ ڈور بے دین لوگوں کے ہاتھ میں رہے۔ کہ وہ اس کی مرضی کے مطابق کام کریں گے۔ انگریز کی یہ سازش اتنی گہری تھی کہ قائد اعظم اور مسلم لیگ والے باؤنڈری کمیشن کے سامنے ظفر اللہ کو اپنا وکیل بنانے پر مجبور ہو گئے۔ بلکہ بعد میں کسی سازش یا مجبوری کے تحت یہی ظفر اللہ ہمارا وزیر خارجہ بن گیا اور کشمیر کے مسئلہ کو خراب کیا۔ اگر کشمیر ہمیں مل گیا ہوتا تو کسی حق چلے نے قادیاں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہوتی۔ اور ربوہ بنانے کا تو سوال ہی نہ پیدا ہوتا تھا۔

یہی ظفر اللہ قادیانیوں کا وکیل بھی تھا اور وہاں قادیانیوں نے اپنے آپ کو باقی مسلمانوں سے الگ تھلگ ظاہر کیا۔ اور یہ پیپر ریکارڈ میں ہے۔ جسٹس منیر خود قادیانیوں کا ہمدرد تھا۔ یا قادیانی تھا بہر حال بے دین ضرور تھا۔ کہ اس کی کتاب سے ظاہر ہے۔ تو اس طرح قادیانیوں کے مسلمانوں سے الگ ہو جانے کے بعد گورداسپور کی باقی تین تحصیلوں میں مسلمانوں کی تعداد کم ہو گئی اور قادیاں بھارت کا حصہ بنا۔

قادیانیوں کا بال بھی بیکا نہ ہوا اور قادیانی بریگیڈیر بعد میں جنرل نذیر کے تحت ان لوگوں کو بحفاظت پاکستان پہنچا دیا گیا۔ اور وہ لوگ پاکستان میں "مظلوم" بن کر داخل ہوئے اس لئے جو تحریک ۱۹۵۳ء میں ان کے خلاف شروع ہوئی وہ ۱۹۴۷ء میں شروع ہو جاتی۔ تب تک قادیانی مضبوط ہو چکے تھے اور نقصان مسلمانوں کا ہوا۔

اگر مذہبی لوگ مسلم لیگ میں ہوتے اور ویسے بھی قادیان پاکستان کا حصہ بن جاتا۔ تو پہلے ہی دن یہ تحریک شروع ہو جاتی۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دو۔ غلام کذاب کے پیروں کو ختم کرو۔ اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر بنائے گئے ملک میں جھوٹے نبی کے پیروکاروں کا مرکز نہیں رہ سکتا۔ اور اس تحریک کے تحت مذہبی لوگ اوپر آ جاتے۔ اور پاکستان کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں چلی جاتی جو اسی وقت اسلام نافذ کر دیتے۔

لیکن سازش بہت گہری تھی۔ پاکستان بننے کے بعد سیالکوٹ کا پہلا ڈپٹی کمشنر غلام کذاب کا پوتا ایم ایم احمد تھا۔ وہ طریقہ کے ساتھ گورداسپور اور امرتسر سے قادیانیوں کو نکال رہا تھا۔

ڈسکہ میں ظفراللہ کا خاندان ایک مرکز بنائے ہوئے تھا۔ اور بھارت سے آنے والے "مظلوم" قادیانیوں کو ملک کے چپہ چپہ خاص کر پنجاب میں ایک تجویز کے تحت پھیلایا جارہا تھا۔ کہ ہر جگہ ان کے منتظم اور اعلیٰ افسر مقرر تھے۔ اور قادیانی ایک ٹریڈ یونین کے تحت پاکستان کے معاملات پر چھائے جاتے تھے۔

راقم کے سامنے لوگوں نے ممتاز دولتانہ سے یہ شکایت کی کہ ایم ایم احمد کو سیالکوٹ سے تبدیل کیا جائے۔ ممتاز دولتانہ نے ایک ہفتہ کا وعدہ کیا۔ لیکن وعدہ پورا نہ کر سکا۔ کہ لیاقت علی۔ ظفراللہ۔ سکندر۔ کا لغوری گروہ مرکز پر چھا چکا ہے۔ اور قائدِ اعظم کو بھی اندھیرے میں رکھا جا رہا تھا۔

خان قیوم کھلی مجلسوں میں سینکڑوں دفعہ کہہ چکے تھے کہ جب سرحد کے مجاہدین وادی کشمیر میں داخل ہوئے تو پنجاب کے مجاہدین کو حکومت نے روک لیا۔ اور نواب ممدوٹ نے ۱۹۵۴ء میں ریل کے ایک سفر کے دوران راقم کے سامنے یہ تسلیم کیا کہ ایسا لیاقت علی کے حکم پر کیا گیا تھا۔ بلکہ اس کے دو وزیر ممتاز دولتانہ اور شوکت حیات بھی لیاقت علی کے ہم خیال تھے۔

یہ تو کچھ بڑی سطح پر تھا۔ بلکہ اس زمانے میں سیالکوٹ سے فرنٹیر فورس رجمنٹ کو نکال کر ایبٹ آباد لایا گیا۔ اور اس کی جگہ انبالہ سے پندرہ پنجاب کو لانے میں دیر کر دی گئی۔ کہ سیالکوٹ چھاؤنی میں مسلمان فوجی صرف سولہ پنجاب کے تھے۔ اور اس رجمنٹ کے ہندو سکھوں کو جان بوجھ کر سیالکوٹ رکھا گیا اور اکتوبر نومبر ۴۷ ۱۹ء میں بھارت بھیجا گیا۔ یہ لوگ اپنی رائفلیں اور بارود گوردوارہ میں اپنے ماتحت رکھے ہوئے تھے۔

ادھر ایم ایم احمد اور سولہ پنجاب کا کرنل ہوبرٹ کے ساتھ مل کر سرحد کی سخت دیکھ بھال کر رہے تھے۔ کہ یہاں سے کشمیر جموں کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو۔ آخر اس میں کیا راز تھا؟

تو راز یہ تھا کہ ہماری فوج کے کئی افسر عشقِ رسولؐ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور اس چیز کو امریکن اور یہودی اخبار بھی تسلیم کر چکی ہیں کہ پاکستانی فوج میں کئی لوگ عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگ اکثر کہتے تھے اور کچھ اپنے دل میں یہ لئے ہوئے تھے۔ کہ سیالکوٹ محاذ سے جب آگے پیش قدمی ہوئی تو میرا ہدف قادیاں ہوگا۔ کہ اس سے میرے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں اور ہمیں دونوں جہان حاصل ہو جائیں گے۔

راقم اس پہلو کو ذاتی طور پر جانتا ہے۔ اور اگر کسی زمانے میں بھی سیالکوٹ سے بھارت کی طرف پیش قدمی ہوتی تو نہ صرف کشمیر پاکستان کا حصہ بن گیا ہوتا بلکہ قادیاں کی بھی اینٹ سے اینٹ بج گئی ہوتی۔

لطف کی بات یہ ہے کہ فوجی حکمتِ عملی اور تدبیرات کے تحت ستمبر ۶۵ء اور دسمبر ۷۱ء میں بھی اس پر عمل ہوا۔ اور اوپر والی سطح پر پاکستان کو بے دین رکھنے کی سازش اب بھی جاری ہے۔ ان سب باتوں سے پردے اگلی قسط میں اٹھائے جائیں گے۔ وما علینا الا البلاغ

(جاری ہے)

بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے

”لباس التقویٰ ذٰلک خیر“

گل احمد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ